دسواں باب

ایمان بالآخرۃ

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (البقرہ :4)

عقیدہ آخرت پر ایمان اسلامی عقائد کا اہم جزو ہے۔قرآن وحدیث میں اکثر اسے عقیدہ توحید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ عقیدہ آخرت ایک جامع اصطلاح ہے اور اس میں اخروی زندگی اور اس کے متعلق کئی امور شامل ہیں۔سب سے پہلے تو یہ کہ انسان مرجاتا ہے اور اس کی برزخی زندگی شروع ہوجاتی ہے۔

عالمِ برزخ یا قبر کی زندگی:

دنیا، برزخ اور آخرت یہ تین مختلف عالم ہیں برزخ انسانی زندگی کا وہ مرحلہ ہے جو دنیا وآخرت کے درمیان ہے۔

عالم برزخ، دراصل قبر ہی کی زندگی ہے۔

قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اگر کوئی اس منزل کے امتحان میں کامیاب ہو گیا تو بقیہ منزلیں بھی کامیابی سے طے کرلے گا اور اگر کوئی یہاں ناکام رہا تو آگے بھی مسلسل ناکامیاں ہیں۔اس لئے بدکار، فاسق وفاجر جب مجرم اور ملزم قرار دیا جاتا ہے تو اسے قبر میں ہی صبح وشام عذاب سے گزرنا پڑتا ہے۔اور یہ عذاب اتنا ہی کافی ہے کہ اسے بار بار نار جہنم دکھائی جائے۔اسی کو قرآن مجید اور احادیث نے عذاب قبر سے تعبیر کیا ہے۔آل فرعون کے بارے میں قرآن مجید کہتا ہے:

النار يعرضون عليها غدوًّا وَّعَشِيًّا... (المومن : ٤٦)

ترجمہ: دوزخ کی آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں۔

جبکہ روز قیامت انہی کے لئے یہ حکم بھی ہوگا:

ویوم تقوم الساعة، أدخلوا آل فرعون أشدالعذاب ○ (المومن:٤٦)

ترجمہ: اور جس دن قیامت قائم ہوگی فرمان ہوگا کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔

عذاب قبر کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے دریافت کیا؟ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں! عذاب قبر حق ہے (بخاری)

رسول اکرم ﷺ نہ صرف خود قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے بلکہ صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔

ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا: جب تم میں کوئی فوت ہوتا ہے تو اس کی قبر میں صبح شام اس پر اس کی جگہ پیش کی جاتی ہے۔ یعنی اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور اگر جہنمی ہے تو جہنم اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے یہ تیری اصل جگہ ہے جہاں قیامت والے دن اللہ تعالیٰ تجھے بھیجے گا۔ (بخاری)

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ''اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں تم (عذاب قبر کے خوف سے) دفن کرنا ہی نہ چھوڑ دو تو میں ضرور دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب قبر سنا دے۔ ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ہر مرنے والا اپنے اپنے اعمال کے مطابق نعمت یا عذاب سے گزرے گا۔ خواہ وہ مر کر قبر میں جائے یا کسی جانور درندے کی خوراک بن جائے یا جل کر خاک ہو جائے یا پانی میں ڈوب کے غرق ہو جائے۔ اللہ ہر طرح کا عذاب دینے پر قادر ہے خواب میں اگر کوئی المناک

منظر دیکھ لے تو کیا وہ سخت اذیت محسوس نہیں کرتا۔ مگر دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ تو سویا ہوا ہے اسے کیا علم کہ یہ خوابیدہ شخص کتنی تکلیف سے دوچار ہے۔

اسی طرح قبر میں مردے کو بٹھانا، منکر نکیر کا اس سے سوال کرنا، پسلیوں کا آپس میں مل جانا وغیرہ سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور محمدؐ میرے نبی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''اللہ تعالیٰ قول ثابت کے ذریعے اہل ایمان کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے'' سے یہی مراد ہے۔ **(مسلم کتاب الجنۃ)**

آخرت سے مراد: قیامت کے قائم ہونے اور پھر ہر ایک کے اعمال کا حساب اور ان کے مطابق جزاء اور سزا کے حق ہونے پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ آخرت کے دن سے دو امور مراد ہیں:

1۔ تمام کائنات فنا ہو جائے گی اور اس دنیا کی زندگی کا بالکل خاتمہ ہو جائے گا۔

2۔ ایک اور زندگی کا آغاز ہوگا۔

یہ دراصل اس زندگی کا آخری اور آنے والی زندگی کا پہلا دن ہوگا۔ اس دن پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کے ختم ہونے کی جو خبریں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں، اس کی جو علامتیں اور نشانیاں اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں اور جن حالات اور خطرات سے آگاہ کیا ہے ان کی دل سے تصدیق کی جائے۔ انہیں برحق اور درست تسلیم کیا جائے۔ اسی طرح عالم آخرت کی ان خبروں کو بھی درست تسلیم کیا

جائے۔جن میں اللہ تعالیٰ نے دوسری دنیا کی ابدی زندگی، وہاں کی راحت ونعمت، سزااورعذاب اوراس کی اہم سے اہم جزئیات کا تفصیل سے ذکرفرمایا ہے۔مثلاً مر کر اٹھایا جانا،سزاوجزا کا ملناوغیرہ۔

آخرت کے دلائل: انسان کیسے زندہ ہوں گے؟اس کے بہت سے دلائل قرآن وسنت سے ملتے ہیں۔

ایجاد سے استدلال: عام مشاہدے کی بات ہے کسی کام کودوبارہ کرنا پہلی بار سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔ایک چیز جو پہلے سے نہیں تھی بعد میں بنائی گئی۔پھرتوڑ دی گئی اس کا پھر سے بنانا کوئی مشکل کام نہیں۔موجد نے جس چیز کی ایجاد کی۔اسے توڑ کر دوبارہ بنانا اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

هو الذی یبدأ الخلق ثم یعیده وهو أهون علیه... (الروم: ٢٤)

ترجمہ: اور اللہ وہ ذات ہے جوتخلیق کی ابتداء کرتا ہے پھردوبارہ اسے پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔

سورۂ یٰس میں اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

من یحیی العظام وهی رمیم قل یحییها الذی أنشأها أول مرة

(یس:٧٩_٧٨)

ترجمہ: جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کوکون زندہ کرے گا کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ دریافت کیا کہ أفعیینا بالخلق الأول...(قٓ : ١٥)

ترجمہ: کیا بھلا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں (کہ دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے)

نینداور بیداری سے استدلال

سو کر اٹھنا ایک طرح سے موت کے بعد زندہ ہونے کے مترادف ہے۔ لہٰذا جس طرح سو کر اٹھتے ہیں اسی طرح مر کر دوبارہ اٹھنے کا عمل بھی لامحالہ ہو کر رہے گا۔

وهو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنهار ثم یبعثکم فیه لیقضی أجل مسمی ثم إلیه مرجعکم ... (الانعام: ٦٠)

ترجمہ: اور وہی تو ہے جو رات میں تم پر موت طاری کر دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے۔ پھر دن کے وقت تمہیں اٹھا کھڑا کرتا ہے تا کہ مقررہ مدت پوری کر دی جائے۔ پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خشک اور بنجر زمین سے استدلال

ومن آیاته أنک تری الأرض خاشعة فإذا أ أنزلنا علیها المآء اهتزت وربت إِنَّ الذی أحیاها لمحی الموتی... (حم السجدہ: ٣٩)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ بے شک تو زمین کو دبی ہوئی یعنی خشک دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو تروتازہ ہو جاتی ہے اور ابھرتی ہے بے شک وہ ذات جس نے زمین کو زندہ کیا ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا۔

زمین و آسمان کی تخلیق سے استدلال

لخلق السموت والأرض أکبر من خلق الناس ولکن أکثر الناس لا یعلمون(المومن ٥٧)

ترجمہ: یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا بہ نسبت آدمیوں کے پیدا کرنے کے بڑا

کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

دوسری جگہ عقلی کمی کی طرف اشارہ فرمایا:

أنتم أشد خلقاً أم السمآء بنها O (النازعات ۲۷)

ترجمہ: کیا تمہیں پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان (اس کو بنانا) ؟

جزا وسزا کے تصور سے استدلال

دنیا میں لوگوں کے اعمال جدا جدا ہیں۔ کوئی اچھا اور کوئی برا، ظالم اپنے ظلم کی سزا پائے بغیر اور مظلوم ظالم سے اپنا حق وصول کیے بغیر گزر جاتا ہے، اسی طرح احسان کرنے والا نیک انسان اپنے احسان اور نیکی کا بدلہ پانے سے پہلے اور برائی کرنے والا بدکردار اپنی برائی اور بدکرداری کی سزا پانے سے پہلے مر جاتا ہے۔ اب اگر موت کے بعد کوئی ایسا دن نہ ہو جس میں لوگوں کو زندہ کر کے ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیا جائے اور نیک آدمی کو انعام اور فاجر و بدکردار کو سزا دی جائے تو پھر دونوں طرح کے لوگ برابر ٹھہرے دونوں میں کوئی فرق نہ ہوا، حالانکہ اس بات کا عدل وانصاف سے کوئی واسطہ نہیں۔ لہٰذا اس زندگی کے بعد دوسری زندگی کا تصور ضروری ہے۔ جہاں اعمال کی سزا یا جزا دی جائے۔ یہ دنیا دار العمل ہے دار الجزا نہیں ہے۔

...أنه يبدأ الخق ثم يعيده ليجزي الذين آمنوا وعملوا الصلحت بالقسط والذين كفروا لهم شراب من حميم وعذاب أليم بما كانوا يكفرون O (یونس ٤:)

ترجمہ: وہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ اٹھائے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ

دے اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ کفر کرتے تھے۔

شرعی پابندیوں سے استدلال:

شریعت نے انسانوں کو کاموں کے کرنے یا نہ کرنے کا مکلّف بنایا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کو اس دنیا میں کسی مقصد کے لئے بھیجا گیا۔

أفحسبتم أنما خلقنكم عبثاً وأنكم إلينا لا ترجعون O (مومنون:١١٥)

ترجمہ: کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آ ؤ گے۔

نیز فرمایا:

أيحسب الإنسان أن يترك سدى O (قیامه: ٣٦)

ترجمہ: کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔

قیامت کے وقت کا تعین:

قرآن مجید میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ قیامت کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کا علم مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا گیا اور اللہ کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا۔

ويسئلونك عن الساعة أيان مرسها ط قل إنما علمها عند ربي لا يجليها لوقتها إلا هو. (الاعراف: ١٨٧)

ترجمہ: یہ لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں قیات کب آئے گی کہہ دیجیے اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا

دوسرے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قیامت اچانک آئے گی اور جو کچھ ہوگا آناً فاناً ہوگا۔